جہانگیری قرآنی اشاریہ، مرتبہ: سرور حسین خاں قادری جہانگیری۔ ناشر: تعلیمات قرآن، آر ۷/۱۰۴، سیکٹر ۱۶، اے بفرزون، نارتھ کراچی، صفحات: ۱۴۷۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیر نظر اشاریہ جناب مولف کے ذاتی ذوق و شوق، اور اس بنیاد پر ان کی گیارہ برس کی محنت شاقہ کا ماحصل ہے۔ اردو اور عربی زبان میں قرآنی اشاریوں سے استفادہ کرتے ہوئے اور اردو تراجم قرآن سے مدد لے کر انھوں نے قرآن حکیم کے اردو ترجمے میں مستعمل الفاظ و حروف کا اشاریہ تیار کیا ہے۔ الفاظ و حروف کی ترتیب الف بائی ہے۔ اگر قرآن حکیم کے کسی لفظ کا ترجمہ تین مختلف مترجمین نے الگ الگ کیا ہے تو اس لفظ کا حوالہ اردو کے تینوں مترادفات کے ضمن میں دیا ہے، مثلاً "اکواب" کا ترجمہ، مختلف مترجمین نے آب خورے، کوزے، پیالے کیا ہے۔ اشاریے میں تینوں جگہ اس کا حوالہ دیا گیا ہے اور ہر جگہ دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

عربی میں قرآن حکیم کے لفظی اشاریوں کی افادیت تو یہ ہے کہ ان کی مدد سے کسی خاص لفظ کے ذریعے آیات کی تلاش میں مدد ملتی ہے، مگر اردو میں اس طرح کی مشق کی افادیت محل نظر ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ سرور حسین خاں صاحب نے اسمائے معرفہ کو اشاریے میں شامل نہیں کیا (کیا وہ "الفاظ" نہیں ہیں؟) پاس، کیا، سے، زمین، سوا، شاید صبح، ظاہر، کوشش، نہیں جیسے الفاظ و حروف قرآن حکیم میں سیکڑوں مرتبہ آئے ہیں۔ ان کے حوالوں سے تحقیق کاروں کو استفادے کی کیا ضرورت درپیش ہوگی؟ ہم اسے نہیں سمجھ سکے۔ بنابریں زیر نظر اشاریے کی ترتیب میں فاضل مرتب کی محنت و تدقیق بجا، (اور انھیں اس کا اجر بھی ملے گا) مگر ہماری نظر میں اس کی علمی افادیت بہ غایت محدود ہے (ر-ہ)۔

فکر اسلامی، صفحات: ۲۱۴۔ قیمت: ۱۱۰ روپے۔ **عصریات**، صفحات: ۲۵۵۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔ **اسلوب سیاست**، صفحات: ۲۱۶۔ قیمت: ۱۱۰ روپے۔ مصنف: صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی، ناشر: اتحاد فاؤنڈیشن، ۹۴ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔

دینی، سیاسی اور صحافتی حلقوں میں صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ ان کے مضامین کے تین مجموعے پیش نظر ہیں۔ ان میں شامل بیش تر مضامین، اخبارات و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں (بہتر ہوتا ہر مضمون کے آخر میں اس کی تاریخ اشاعت بھی لکھ دی جاتی تاکہ اس کا سیاق و سباق زیادہ واضح ہو جاتا)۔

بعض مضامین کا تعلق اصولی، دینی اور فکری موضوعات سے ہے مگر زیادہ تر بحث عصری، قومی، سیاسی اور ایک حد تک عالمی مسائل سے متعلق ہے۔ کچھ تحریریں جوابی ہیں جن میں ایک حد تک ردعمل